JOURNAL OF RESEARCH (URDU)

ISSN (Print): 1726-9067, ISSN (Online):1816-3424
Volume No. 40, Issue No.02

JOURNAL'S PROFILE

Journal of Research (Urdu) is a bi-annual "Y" category journal approved by Higher Education Commission of Pakistan.
It started in 2001 from Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan). At that time, it was owned by the Faculty of Languages & Islamic Studies. Later in 2008, Higher Education Commission of Pakistan recognized it as a research journal of Urdu in Category "Z". Since then, it is owned by the Department of Urdu, BZU, Multan. In 2014, it was upgraded and accepted for Category "Y".

CONTACT

Dr. Muhammad Asif
Editor, Journal of Research
Department of Urdu, BZU Multan-60800

MOBILE:
+92 333 6062921

WEBSITE:
https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

EMAIL:
jorurdu@bzu.edu.pk
muhammadasif12@bzu.edu.pk

ADDRESS

Office of the Journal of Research (Urdu), Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University, Multan

TITLE OF THE PAPER

بشریٰ رحمن کے ناول "خوب صورت" کا فنی و موضوعاتی مطالعہ

AUTHOR(S)

* **Shahnawaz Khan**
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
University of Peshawar, Peshawar
** Prof. Dr. Rubina Shaheen
Dean, Faculty of Islamic & Oriental Studies
University of Peshawar, Peshawar

CONTACT
* shanitkb@gmail.com
** rubinauni@uop.edu.pk

HISTORY OF THE PAPER

Received on: December 02, 2024
Accepted on: December 30, 2024
Published on: December 31, 2024

DETAIL(S)

Volume No. 40, Issue No. 02, Page No: 116-123
Publisher:
Department of Urdu, Bahauddin Zakariya University
Multan (Pakistan)-60800

LICENSE

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

COPYRIGHT

©The author(s) 2024. ©Journal of Research (Urdu) 2024.
This publication is an open access article.

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

* شاہنواز خان ** ڈاکٹر روبینہ شاہین

بشریٰ رحمن کے ناول ”خوب صورت“ کا فنی و موضوعاتی مطالعہ

Artistic and thematic analysis of Bushra Rahman's novel "Khoobsurat"

ABSTRACT

Bushra Rahman is a prominent female writer who has dabbled in various genres of literature but has primarily focused on the art of novel-writing. Her novels imbue artistry and individual style, while tackling themes such as women's rights, social issues, domestic affairs, and the upbringing of girls. By delving into particular subjects, she addresses a multitude of social issues through her characters. In her novel "Khob surat" she explores the intricacies of family relationships, highlighting the joys and struggles that come with familial bonds. The novel offers a unique perspective on the complexities of family dynamics.

KEYWORDS

Artistry, style, women's rights, social issues, domestic affairs, family relationships, familial bonds, complexities, dynamics, perspective.

کہانی روایتی ادبی فن ہے یہ مختلف طرح کے انسانی احوال و اقوال، واقعات، خیالات اور زندگی کے متنوع موضوعات کا احاطہ کرتی ہے۔یہ داستان افسانہ، ناول، مختصر کہانی، فلم، ٹی وی ڈرامہ وغیرہ کی صورت میں تخلیق کی جاتی ہے۔کہانی کے لیے عموماً ایک مکمل پلاٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں شامل کردار مختلف صورت حال اور مصائب کا سامنا کرتے ہیں۔اپنے تجربات کے ذریعے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں اور کہانی کے حدود کا تعین کرتے ہیں۔

ادب میں کہانیاں مختلف اقسام کی ہو سکتی ہیں، رزمیہ، طربیہ رومانوی، تخیلی، معاشرتی، جاسوسی، مذہبی، اصلاحی معاشرتی، سماجی وغیرہ، تاہم ہر کہانی اپنے خصوصیات کی بناپر منفرد ہے اس لئے کہ کہانی کار نے اس کو فن و فکر کی ذاتی

Published by:
Department of Urdu
Bahauddin Zakariya University, Multan (Pakistan)-60800
Website: https://jorurdu.bzu.edu.pk/website/

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

انفرادیت سے تخلیق کیا ہے۔ناول کا فن دراصل کہانی کا فن ہے جس میں ناول نگار نے طویل اور تفصیلی کہانی کو تشکیل دینا ہوتا ہے، وہ مختلف حوالوں، تفصیلات، اور موضوعات کے ساتھ گہرائی میں جاتا ہے۔اس لیے ناول افسانے کی نسبت طویل ہوتے ہیں اور ان کی ترکیب میں چند کردار، پلاٹ، مکالمہ، واقعات، تجسس، منظر نگاری اور وحدت کا تاثر شامل ہوتا ہے۔ناول میں مختلف واقعات مختلف کرداروں کے ساتھ جنم لیتے ہیں تاہم ان سب کی کڑی کہیں نہ کہیں مل جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ناول بحیثیت فن بہت وسیع ہوتا ہے، اور انسانی زندگی میں ان کی اہمیت کئی حوالوں سے اہم ہے۔

"ناول نگار ان واقعات کو علی العموم تحریر کرتا ہے جو اس نے زمانے میں دیکھے ہیں۔"(1)

اخلاقی اقدار، معاشرتی اصول، انسانی خواہشات، اور دیگر معاشرتی مسائل کو قصے کے ذریعے اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ انسانی نفسیات کا تزکیہ ممکن ہو جاتا ہے۔دیگر ادبیات کی طرح اردو ادب میں بھی کہانی کا آغاز داستان سے ہوتا ہے اور دیکھا جائے تو برصغیر پاک و ہند کی فضا اس زمانے میں داستان کے لئے زیادہ سازگار تھی۔اس کی بڑی وجہ اس عہد میں توہم پرستی کا غلبہ تھا، جن، پریاں، دیو، اور اس طرح کے مافوق الفطرت ماحول اس میں قابل قبول تھا۔بعد کی صنعتی اور مشینی زندگی نے فرد کی فکر کو زیادہ عملی کیا اور وہ حقیقی کہانیوں کی جانب مائل ہوا، اس کی ابتدائی بنیاد ڈپٹی نذیر احمد نے رکھی، ان کا ناول "مراۃ العروس" 1869 میں لکھا گیا، ان سے قبل مولوی کریم الدین کے "خط تقدیر" کو مختلف ناقدوں نے ناول مانا ہے، تاہم "خط تقدیر" ناول کے فن پر پورا نہیں اترتا۔ان میں ناول کے بنیادی اجزائے ترکیبی کا فقدان ہے۔یوں فنی لحاظ سے "مراۃ العروس" کو پہلا ناول تسلیم کیا جاتا ہے ڈپٹی نذیر احمد کے بعد پنڈت رتن ناتھ سرشار نے ناول کے روایت کو آگے بڑھایا۔ڈپٹی نذیر احمد کے ناول اصلاحی جبکہ رتن ناتھ سرشار کے ناول معاشرتی پہلوؤں سے مزین ہیں۔جس میں لکھنؤ کی معاشرتی و تہذیبی زندگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔تاریخی ناول نگاری کے حوالے سے عبدالحلیم شرر کا نام اہم ہے۔ان کے بعد محمد علی طیب کا نام بھی قابل ذکر ہے۔نفسیاتی ناول نگاری میں مرزا ہادی رسوا نے "امراو جان ادا" جیسے شہرہ آفاق ناول دیئے۔پریم چند تک اردو ناول نے ارتقا کے مختلف مراحل طے کئے، پریم چند کے ناول، ناول نگاری کے فن اور تکنیک کے رجحانات کے حامل ہیں، ان کے ناول اس عہد کی معاشرتی، سماجی، تہذیبی اور خانگی زندگی کی تصویر ہیں۔

ابتدائی ناول نگار خواتین ڈپٹی نذیر احمد کی اصلاح پسندی سے متاثر تھیں، ان میں رشیدۃ النسا، صغرا ہمایوں، اکبری بیگم، نذر سجاد، حمیدہ سلطان مخفی شامل ہیں۔ان کے بعد آنے والی خواتین ناول نگاروں میں خدیجہ مستور، ہاجرہ مسرور،

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

عصمت چغتائی، قراۃالعین حیدر، جیسی خواتین ناول نگاروں نے اس فن کو معراج بخشا۔

آزادی کے بعد اہم ناموں میں بشریٰ رحمٰن کا نام قابل ذکر ہے۔ان کی کہانیاں معاشرتی مسائل سے جنم لیتی ہیں جس میں فرد کی انفرادی زندگی اور اجتماعی مسائل کی عکاسی شامل ہے۔ان کے کردار جیتے جاگتے کردار ہیں، جو بھرپور سماجی زندگی گزارتے ہیں، خواتین اور بالخصوص نوجوان لڑکیوں کے لیے ان کی تخلیقات اصلاح پسندی کی جانب مائل ہیں، ان کی کہانیوں میں خواتین تعلیم یافتہ اور زیادہ تر فیصلوں میں آزاد ہیں۔تاہم وہ توقع کرتی ہیں کہ صنف نازک گھریلو اموراور بالخصوص خانگی زندگی کی روایات کو قبول کریں، وہ خواب ضرور دیکھیں تاہم ان کی تعبیر کے لئے تصور کی راہ نہ لیں بلکہ حقیقی زندگی کے رخ کو دیکھیں۔

بشریٰ رحمٰن نے کئی ناول تخلیق کئے۔موضوعاتی طور پر دیکھا جائے تو ان کی کہانیاں معاشرتی زندگی میں عورت کے کردار پر محیط ہیں۔وہ خود جس قسم کا تصور ایک بہترین خاتون کے لیے رکھتی تھی وہی ان کے مرکزی کرداروں میں نظر آتا ہے۔ناول ''خوب صورت''، گھریلو او معاشرتی زندگی پر محیط ہے۔اس کے مرکزی کردار رملہٰ اور معاذ ہیں۔دونوں کی شادی ان کے گھر والوں کی رضامندی سے طے ہوتی ہے، معاذ شکل و صورت سے اچھا نہیں ہوتا جبکہ کردار اور سیرت میں وہ ایک کامیاب مرد اور اچھا شوہر ہے۔رملہ کی زندگی کی سب سے بڑی احساس کمتری اس کے شوہر کی بد صورتی ہے، وہ شب و روز اس فکر میں مبتلا ہے کہ اس کا شریک حیات من پسند نہیں، وہ اس کی سیرت کو دیکھنے کی بجائے اس کی صورت پر قناعت کرنا چاہتی ہے اس کے نزدیک شوہر کا خوب صورت ہونا، زندگی میں کسی انعام سے کم نہیں۔ اس کہانی کو جو چیز انفرادیت بخشتی ہے وہ اس کا مرکزی خیال ہے۔بشریٰ رحمٰن لکھتے وقت حقیقتوں کو سامنے رکھتی ہیں۔ خاص طور پر نسوانی حوالے سے وہ مثبت تجربہ رکھتی ہیں، جس کو وہ تصور حیات کے طور پر دیکھنا چاہتی ہیں۔

> ''آج تو میری زندگی میں دنیا کی خوب صورت ترین عورت ہے۔وہ عورت جو شوہر کو اپنا گرویدہ کرلے۔گھر کو جنت کی طرح رکھے اور بچوں کے ساتھ جان مارتی رہے، بلاشبہ خوب صورت ہوتی ہے۔''(2)

دوسری جانب معاذ کا کردار ہے جو ہر طرح سے رملہ پر یقین کرتا ہے اس کی آسانیوں کا خیال رکھتا ہے، ناول میں دو اور اہم کردار رملہ کے بہنوئی شاندار جمال اور یاور ہے، یاور رملہٰ کی سہیلی جیدی کا شوہر ہے، رملہ جب اپنی بہن کے گھر کچھ دن گزارنے جاتی ہے تو بہنوئی کے حسن سے متاثر ہو جاتی ہے اور اپنے نصیب پر روتی ہے اس کی بہن کسری بہت سمجھاتی

ہے کہ بظاہر خوب صورت نظر آنے والے چہرے سیرت کی خوبیوں سے محروم ہوتے ہیں۔

"اف توبہ، اس خیال سے اس کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے، آخر شان بھائی جو اتنے شاندار نظر آتے ہیں اس قدر ذلیل کیسے ہوئے۔" (3)

تاہم رملہ کی نظر میں واحد خوبی کسی بھی مرد میں اس کے ظاہری حسن ہے۔ وہ تصور و تخیل میں شاندار جمال کے گیت گانے لگتی ہے۔ کسری کی زندگی بہت مشکل سے گزرتی ہے اس لئے کہ وہ رملہ کی طرح حسین نہیں اور شاندار جمال کو ایک خوبصورت بیوی کی آرزو ہے۔

"میں تمہاری بیوی ہوں میرے ساتھ اس طرح نہ بولو، کون سی بری بات کی ہے۔ ہر بیوی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے شوہر سے دیر سے آنے کا سبب دریافت کرے۔۔۔۔ مجھے کسی کی پروا نہیں، شان بھائی چھپٹ کر بولے، میں تمہاری بہن بھائیوں کو جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں۔" (4)

یوں معاذ کی طرح کسری بھی سیرت کی بہت ساری خوبیوں کے باوجود ناقابل قبول ہوتی ہے۔

"مجھے بھی تمہاری صورت دیکھ کر قے آتی ہے چپ چاپ پڑی رہو۔
یہی بہتر ہے تمہارے لئے زیادہ جرح کرو گی تو بتادوں گا کہ تمہاری صورت بری لگتی ہے۔
اس لیے گھر آنے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر مجھے گھر میں رکھنا ہے تو اپنی صورت بدل کے آو۔" (5)

شاندار جمال کی حقیقت جاننے کے باجود رملہ یاور کی جانب مائل ہو جاتی ہے اور اس کو معاذ کی نسبت ہر مقام پر فوقیت دیتی ہے، مصنفہ نے رملہ کے کردار میں ایک لاابالی عورت کی فطرت دکھائی ہے جو ہر قدم پر بہک جاتی ہے، صورت کی خوب صورتی اس کے پہلی بڑی کمزوری ہے وہ باجود یہ کہ ایک بیٹے کی ماں ہے پھر بھی اس کے نزدیک اپنی خواہشات کی تکمیل اول ہیں۔ وہ بہت سارے مرحلوں پر اپنے بیٹے کو بھی نظر انداز کرتی ہے، جب جیدی کے گھر جاتی ہے تو یاور کی باتوں میں وہ شام کر لیتی ہے، البتہ یاور جب ایک دن اس کی عزت لوٹنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کی درندگی جان لیتی اور اس کے بعد وہ معاذ کی جانب مکمل مائل ہو جاتی ہے اور پورے خلوص سے اس کے ساتھ نباہ کی کوشش کرتی ہے۔

مصنفہ نے ناول خوب صورت میں موضوع کے طور پر مختلف چھوٹے بڑے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ سماجی زندگی میں مرد کے ہاتھوں خواتین کا استحصال، والدین کا اولاد کی رضامندی کے بغیر رشتے کرانے، اور کسری جیسی شوہر پرست عورت کا سسک سسک کر زندگی گزارنے والی خواتین کی زندگی کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ رملہ کی صورت

میں ایسی خواتین کو موضوع بنایا گیا ہے جو اپنے لاابالی پن سے گھریلو زندگی کو ناچاقی میں بدل دیتی ہے۔اس ناول کا موضوع بدصورتی ہے۔

فنی لحاظ سے ناول کا پلاٹ آسان اور سادہ ہے کہانی کے واقعات محض اپنے موضوع کو سامنے لانے کے لئے ترتیب میں لگتے ہیں، مثلاً رملہ کا مختلف موقعوں پر ایسے مردوں سے سامنا ہونا جو معاذ کی نسبت زیادہ خوب صورت ہوں یا معاذ کا ایک خاص وقت میں گھر سے باہر جانا جب رملہ جیدی یا کسری کے گھر جانے کو بے تاب ہو۔رملہ کی ماں جو اس کے بیٹے کو سنبھالتی ہے، کہانی میں سامنے نہیں آتی اکثر موقعوں پر جہاں واقعات کو موضوع کی جانب لانا ہو اس کو سرسری ذکر یا حوالہ مل جاتا ہے۔

بشریٰ رحمن کا یہ ناول اپنے سادہ اسلوب کی وجہ سے قاری کے لئے بہت سہل ہے، انہوں نے واقعات کی ترتیب میں تجسس کو برقرار رکھا ہے قاری کسی بھی ایک واقعہ سے دوسرے کی جانب جائے بغیر نہیں رہ سکتا۔اس ناول کا ایک اور کمال یہ ہے کہ اس میں نوجوان نسل کے لئے اصلاح کی کاوش ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ گھریلو امور میں بھی سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ مصنفہ نے اس نکتہ کا خیال رکھا ہے کہ پلاٹ اور اسلوب کو اس لیے بھی سادہ رکھا جائے تاکہ نوجوان طبقہ اس کو سمجھنے میں آسانی محسوس کریں اور مصنفہ اپنے خیالات کو من وعن ان تک پہنچا سکے۔

> ”عورت کو اتنا زیادہ علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے پتر، عورت کے پاس عقل ہوتی ہے
> اسے عقل کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے۔زیادہ علم تکلیف دیتا ہے۔“(5)

اس ناول میں انہوں نے عورت کی زندگی کی الجھنیں، وابستگیاں، محرومیاں، وفاداریاں، سب کے نقش ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ناول کا فن تخلیق جدید کا متقاضی ہوتا ہے اس میں انسانی حیات اور اعمال وافکار کی تنقید بعد میں آتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مصنفہ نے جدید دور کے نوجوان نسل کے افکار کی غمازی کی ہے، انہوں نے اس دور کے سماجی معاشرتی، انفرادی واجتماعی افکار کا مطالعہ کیا ہے ان کا ادراک کیا ہے، ان محرکات واسباب کا تجزیہ کیا ہے جن سے جدید نسل الجھن کا شکار ہے، ان کو کسی ایک نتیجے پر پہنچانے کے لئے کہانی میں اصلاح کا رنگ بھرا ہے۔ موجود عہد کے مسائل اور فرد کے داخلی بپتا، کی حسیت تخلیق کار سے بدیک بینی کا تقاضا کرتی ہے جس کو وہ سلیقہ اور ہنرمندی سے سامنے لاتی ہیں۔

بظاہر ناول کا موضوع آسان ہے لیکن لیکن واقعات کو اس صورت میں متجسس انداز میں لے کر جانا فن کا متقاضی ہے، رملہ کی زندگی میں مختلف مردوں کا آنا، اس کا ردعمل، اس کے گھر کے افراد کے اعمال وافکار، سب اہم بن جاتے ہیں، یہ

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

ساری خوش اسلوبیاں ناول کے فن اور تکنیک کا حصہ بن جاتے ہیں،ان واقعات کی تشکیل عام انسانی زندگی سے ہوتی ہے تاہم ناول میں ان کا منظم انداز میں سامنے لانا مصنفہ کی ہنر مندی ہے۔

ناول کے مرکزی کرداروں کے علاوہ ثانوی کردار بھی اہم نظر آتے ہیں،واقعات کی مناسبت سے انہوں نے ایسے کرداروں کا انتخاب کیا ہے جو کہانی کی صحیح پیشکش کے لئے ضروری ہیں،خوب صورتی و بد صورتی کے موضوع کے لئے مصنفہ نے کرداروں کے چال چلن،طور طریقوں،اور خصائل و عادات سے کہانی کو اگے بڑھایا ہے،کہیں کرداروں میں غیر فطری پن نہیں ملتا۔

شاندار جمال اپنے عادات کے لحاظ سے حسن پرست ہے اس لئے بیوی کے ساتھ اس کے تعلقات ٹھیک نہیں،جبکہ یاور اپنی بیوی جیدی کو خوب صورت خواتین پھنسانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔شاندار جمال کی بیوی خوب صورت نہیں۔ یاور اپنی بیوی کو استعمال کرتا ہے اس لئے اس کی ملاقات رملہ جیسی لاابالی عورت سے ہو جاتی ہے،رملہ کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے لیے معاذ کا حوصلہ زیادہ ہوتا ہے اور رملہ کو بہک جانے کے لئے قدم قدم پر خوب صورت مرد ملتے ہیں، تاہم مصنفہ کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے کہیں بھی روایات کی پاسداری نہیں چھوڑی۔

> ''ناول نگار اپنے کرداروں کی پیکر تراشی اور سیرت نگاری اس انداز میں کرتا ہے کہ ان کی داخلی کیفیتوں سے ہم آہنگ ہو کر خارجی سرگرمیاں رونما ہوتی چلی جاتی ہیں۔''(6)

یہی وجہ ہے کہ ان کے کرداروں کی عملی،جذباتی،فکری،سرگرمیاں ناول کے واقعاتی ماحول کو تخلیق کرتی ہیں،وہ پنی افتادِ طبع اور میلان کے لحاظ سے منفرد ہیں۔کہانی میں رونما ہونے والے واقعات کی وجہ سے ان کا ردعمل ان کی شخصیت کا غماز ہے۔گھر اور سماجی ماحول کی عکاسی میں ان کرداروں خارجی و داخلی زندگی کے انتشار کو خوب صورتی سے پیش کیا ہے

> ''ذہنی طور پر تو وہ مشرقی لڑکی تھی اور ہر تمنا شادی کے بعد پوری کرنا چاہتی تھی مگر قسمت کتنا عجیب مذاق تھا جس شوہر کے ساتھ اس کی ذہنی اور جسمانی ہم آہنگی نہیں تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ میں تھا۔''(7)

بشریٰ رحمٰن کا اسلوب سادہ اور سہل ہے۔ان کے کرداروں کو مکالموں سے جانا جاسکتا ہے۔مکالمے فطری اور مختصر ہے،وہ کرداروں کی فطرت کو سامنے لاتے ہیں۔

Journal of Research (Urdu)
ISSN (P): 1726-9067, ISSN (E):1816-3424
Volume No. 40, Issue No. 2, Dec 2024

”رمو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔شان بھائی گاڑی چلارہے تھے۔مجھے ایسے لگتاہے جیسے تم اکثر کسی خیال میں کھوئی رہتی ہو۔“(8)

”کیا کہہ رہا تھا؟

بس تیرا پوچھ رہا تھا۔

آپ نے کیا کہا؟

میں نے بتایا؛شان کے ساتھ کلب گئی ہے۔

اچھا۔۔۔۔۔۔رملہ کا دل دھڑک اٹھا۔“(9)

بشریٰ رحمٰن کے اسلوب سے ان کے متوازن ادبی نظریہ ،کا احساس ہو جاتا ہے۔اسلوب کے علاوہ ناول کے ہیئتی ڈھانچے میں جامع ربط ہے۔ان کی نگاہیں باریک بین ہیں وہ جدید دور کے تقاضوں سے آشنا ہیں۔پلاٹ سادہ ہونے کے باوجود ناول کی جاذبیت اور جامعیت میں کمی نظر نہیں آتی۔کہانی کا مرکز چونکہ ایک گھر میں بسنے والے دوانسان ہیں،اس لئے دیگر سماجی و معاشرتی حقائق سے الجھنا مناسب نہیں سمجھا گیا۔پوری کہانی میں فطری بے ساختگی اور فن کاری نمایاں ہے۔ واقعات کی ترتیب میں اگرچہ محسوس ہوتا ہے کہ ناول نگار نے کہانی کے مرکزی موضوع کے لئے تخلیق کئے ہیں،جس میں کہیں کہیں یکسانیت محسوس ہوتی ہے،جیسے رملہ کا بد بد غیر مردوں کی جانب راغب ہونا،اور اس کے شوہر کا لاعلم رہنا،کہانی کو محض اگے بڑھانے کے لئے ہوتا ہے،تاہم ان کے اسلوب کی خوب صورتی اس کمی کو پورا کرتا ہے،ان کے ہاں کرداروں کا مشاہدہ بہت اچھا ہے،جس سے ان کی نفسیاتی فکر و عمل کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

ان کے ناول کی نمایاں خصوصیت کرداروں کا طریقہ اظہار ہے۔وہ کلام کرتے ہوئے، یا کہیں بھی کچھ سوچتے ہیں تو قاری ان کے جذبات کا ساتھی ہوتا ہے۔رملہ کے ذہن میں ابھرنے والے تصورات اور خواب، فطری طور پر قاری سمجھ جاتا ہے،ہر واقعہ کے رد عمل میں وہ رملہ کے خیالات تک رسائی حاصل کرتا ہے۔

بشریٰ رحمان نے ناول ”خوب صورت“ میں پلاٹ،اسلوب اور کرداروں کے ساتھ دیگر تشکیلی مرحلوں میں فنی شعور سے کام لیا ہے۔ بظاہر یہ موضوع جس قدر آسان لگتا ہے،ابلاغ کے مرحلوں میں ایسا نہیں،واقعات کے چناو،کرداروں کی تشکیل،اسلوب کی سہل پسندی کے ساتھ ناول کے ہیئت کے مطابق کو ان ڈھالنا مشکل کام ہے۔

ناول خوب صورت میں سماجی تغیرات،روایات اور انسانوں کے خوابوں کی ایک دنیا آباد ہے۔ بشریٰ رحمان بدلتے حالات کو بھی دیکھتی ہے اور ماضی کے تصورات سے استفادہ بھی کرتی ہے۔یوں ان کی کہانی نئی صدی میں تخلیق ہو کر

بھی تدریج سے رابطہ استوار رکھتی ہے۔رملہ چاہ کر بھی والدین کی مرضی کے خلاف نہیں جاتی اور ہر طرح سے کوشش کرتی ہے کہ معاذ کے ساتھ اس کا تعلق بند ھارہے۔

دوسری جانب معاذ،اپنے گھر اور اہل خانہ کے ساتھ ہر قدم پر کھڑار ہتاہے،وہ اپنی شریک حیات کی تمام ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتاہے اس کی والدہ جب بھی ماضی کا ذکر کرتی ہیں تو اس میں رشتوں اور گزرے دنوں کے روایات سے محبت شامل ہوتی ہے۔کسری کاشوہر باوجود یہ کہ اس سے بےاعتنائی برتتاہے،وہ اس کے ساتھ نباہ کرتی ہے،اور کسی صورت اپنے والدین کا نام بدنام نہیں کرناچاہتی،رملہ کاہر بار باہر جاتے ہوئے گھر کے بڑے سے اجازت لینا،روایات کی پاسداری کی اہم مثال ہے،جو بشریٰ رحمٰن کے ناولوں میں اہم موضوع ہے۔تحقیقی لحاظ سے ان کی دنیا بہت وسیع ہے تاہم وہ کسی ایک پہلو کا انتخاب کر کے اس میں کئی پہلوؤں کو سامنے لاتی ہیں جیسے ناول خوب صورت میں انہوں نے بظاہر بد صورتی و خوب صورتی کو موضوع بنایاہے تاہم اس کے ساتھ ان کی نظر گھریلو مسائل پر تھی جس سے اس عہد کی عورت نبرد آزما ہے۔اس کی ذمہ داریاں ہیں،جس کو نبھانا اس کا فریضہ ہے، مردوں کی جانب سے خواتین کا استحصال،ماں کا صبر،بیوی کی خدمت،بہن کی فرمابرداری،بیٹی کی اطاعت یہ سب اس کہانی کے ساتھ جڑے ہیں یوں کوئی ایک واقعہ کئی مسائل کو سامنے لاتاہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ علی عباس حسینی،اردو ناول کی تاریخ اور تنقید،(علی گڑھ:ایجوکیشنل بک ہاؤس،1987)،ص39

2۔ بشریٰ رحمن،خوب صورت(دہلی:فائن آفسیٹ پریس شاہدرہ،2008)،ص104

3۔ ایضاً،ص120

4۔ ایضاً،ص130

5۔ ایضاً،ص131

6۔ ایضاً،ص344

7۔ جلال اصغر فریدی،ڈاکٹر،لہو کے پھول:ایک جائزہ،رسالہ روح ادب،شمارہ48،جلد14،(کولکتہ:مغربی بنگال اردو اکادمی،اکتوبر1997تامارچ1998)،ص80

8۔ خوب صورت،ص21

9۔ ایضاً،ص109